ہفتہ وار رسالہ: 198
WEEKLY BOOKLET:198

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" اور کچھ نئے مواد کے اضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے



امام مالک کا عشقِ مدینہ

صفحات 17

پیشکش:
المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

امام مالک کا عشقِ مدینہ

دُعائے عطار یارَبَّ المصطفٰے: جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”امام مالک کا عشقِ مدینہ“ پڑھ یا سُن لے، اُسے حضرت امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کے صدقے عشقِ مدینہ سے مالا مال فرما، اُسے بار بار مدینۂ پاک کی باادب حاضری نصیب فرما اور اُس کو بے حساب بخش دے۔
اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے یہ دُرُود شریف پڑھا ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ“ اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (سعادۃ الدارین، ص244)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کا تعارُف

کروڑوں مالکیوں کے عظیم پیشوا، حضرت امام مالک بن اَنَس رحمۃُ اللہِ علیہ کا نام ”مالک“ اور کُنیَت ”ابو عبد اللہ“ ہے۔ آپ چار مجتہد اماموں میں سے ایک مشہور امام اور تبع تابعی[1] ہیں۔ آپ کی ولادت مشہور قول کے مطابق 93ھ میں مدینہ شریف میں ہوئی اور مدینۂ پاک میں ہی آپ کا انتقال شریف ہوا۔ (تہذیب الاسماء واللغات، 2/386۔ سیر اعلام النبلاء، 7/382، رقم:1180۔ الاعلام للزرکلی، 5/257ملتقطا)

---

1 . . . تابعی سے مراد وہ شخص ہے جس نے صحابی سے بحالتِ ایمان ملاقات کی اور اس کا خاتمہ بھی ایمان پر ہوا اور تبع تابعی سے مراد وہ شخص ہے جس نے تابعی سے بحالتِ ایمان ملاقات کی اور اس کا خاتمہ بھی ایمان پر ہوا۔ (لغۃ الفقہاء، ص117)

حصولِ علم

امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ نے جب علمِ دین حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو اِس خواہش کا اظہار اپنی امی جان سے کیا اور اُن سے علم حاصل کرنے کے لیے جانے کی اجازت مانگی۔ والدہ نے انہیں کپڑے پہنا کر تیار کیا، سر پر ٹوپی رکھی اور اس پر عمامہ باندھا۔ پھر فرمایا: اَب جاؤ اور علم سیکھو۔(ترتیب المدارک، 1/150 ملخصًا)

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے اساتذہ میں زیادہ تر مدینہ شریف کے بزرگانِ دین شامل تھے، علامہ زُرقانی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: آپ نے نو سو (900) سے زیادہ مشائخ سے علم حاصل کیا۔(شرح الزرقانی علی الموطا، 1/35) امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کا حافظہ (Memory) بہت اعلیٰ درجے کا تھا، آپ فرمایا کرتے تھے کہ جس چیز کو میں نے یاد کر لیا پھر اسے کبھی نہیں بُھولا۔(بستان المحدثین، ص16)

عالِمِ مدینہ کون ہیں؟

امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ وہ عالِم ہیں جن کی خوشخبری اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی۔ چنانچہ حضرت امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب "جَامِع تِرْمِذِی" میں حدیث شریف روایت فرماتے ہیں: عنقریب لوگ علم کی تلاش میں تیز رفتاری سے سفر کریں گے لیکن وہ مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا کسی کو نہیں پائیں گے۔(ترمذی، 4/311، حدیث:2689 مفہوما)

دوسری حدیثِ پاک میں ہے: دُنیا میں اُس (عالِمِ مدینہ) سے بڑھ کر کوئی عالم نہ ہو گا، لوگ اس کی طرف سفر کر کے آئیں گے۔(ترتیب المدارک و تقریب المسالک، 1/68، 69)

حضرتِ سفیان بن عُیَیْنَہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا کہ "عالِمِ مدینہ" کون ہیں؟ تو انہوں

نے فرمایا: بے شک وہ حضرت امام مالک بن انس رحمۃُ اللهِ علیہ ہیں۔ حضرت عبد الرّزّاق رحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: (عالِم مدینہ سے مراد) حضرت امام مالک بن انس رحمۃُ اللهِ علیہ ہیں۔ (ترمذی، 4/311، حدیث:2689)

بادشاہ کا دَروازہ

امام مالک رحمۃُ اللهِ علیہ سے علمِ دین حاصل کرنے والے خوش نصیب لوگ دور دور سے سفر کرکے آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ آپ کے دروازے پر حدیث اور فِقہ سیکھنے والوں کا یوں رَش (Crowd) ہوتا تھا جیسے کسی بادشاہ کے دروازے پر ہوتا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 7/387، شرح الزرقانی علی الموطا، 1/35)

علمی شان و شوکت

حضرت یحییٰ بن سعید قطّان رحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں سِن 144 ہجری میں حاضر ہوا۔ اُس وقت حضرت امام مالک رحمۃُ اللهِ علیہ کی داڑھی شریف اور سر مبارک کے بال کالے تھے۔ لوگ آپ کے گِرد خاموش بیٹھے تھے۔ آپ کے رُعب کی وجہ سے کسی کو بات کرنے کی ہمت نہ تھی۔ مسجدِ نبوی شریف میں آپ کے علاوہ کوئی فتویٰ نہ دیتا تھا۔ میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور ایک سوال کیا تو آپ نے مجھے حدیثِ پاک سے جواب دیا۔ میں نے پھر سوال کیا تو آپ نے پھر جواب ارشاد فرمایا۔ پھر آپ کے دوستوں نے مجھے جھنجھوڑا تو میں خاموش ہو گیا۔ (ترتیب المدارک وتقریب المسالک، 2/29)

حضرت حماد بن زید رحمۃُ اللهِ علیہ کی خدمت میں ایک شخص کوئی مسئلہ پوچھنے آیا جس میں لوگوں کا اختلاف تھا تو آپ رحمۃُ اللهِ علیہ نے فرمایا: اے بھائی! اگر تُو اپنے دین کی سلامتی چاہتا ہے تو عالِمِ مدینہ سے پوچھ اور اِن کی بات توجہ سے سُن، کیونکہ وہ حُجّت (یعنی دلیل) ہیں اور لوگوں کے امام ہیں۔ (المدونۃ الکبریٰ، 1/64)

حضرتِ ابو قُدَامَہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت امام مالک بن انس رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے ”حافظُ الحدیث“ تھے۔(ترتیب المدارک وتقریب المسالک، 1/150) آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا عِلْمی مقام یہ تھا کہ آپ کے اساتذہ بھی آپ کے پاس مسائل کے حل کے لئے آتے تھے۔(وفیات الاعیان، 4/3 مفہوماً)

مسجدِ نبوی میں حلقۂ درس

مسجدِ نبوی شریف میں آپ کی نشست اُس جگہ ہوتی تھی جہاں مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ بیٹھتے تھے اور یہ وہ جگہ تھی جہاں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اعتکاف کے دوران آرام فرماتے تھے۔ نیز مدینۂ پاک میں جس گھر میں آپ رہتے تھے وہ صحابیٔ رسول حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ کا مکان تھا۔(ترتیب المدارک، 1/124)

امام شافعی امام مالک کے پاس

امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ حضرت امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں آپ سے مُوَطَّا(یعنی حدیثِ پاک کی کتاب) پڑھنا چاہتا ہوں۔ حضرت امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میرے کاتب(Writer) حبیب کے پاس چلے جاؤ، وہ اس کی قراءَت کرتا ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے عرض کی: اللہ پاک آپ سے راضی ہو! مجھ سے ایک صفحہ سن لیجئے، اگر میرا پڑھنا اچھا لگے تو میں آپ کو پڑھ کر سناؤں گا ورنہ چھوڑ دوں گا۔ حضرت امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: پڑھئے! آپ نے ایک صفحہ پڑھا اور خاموش ہو گئے۔ فرمایا: مزید پڑھئے۔ آپ ایک صفحہ پڑھ کر پھر خاموش ہو گئے۔ امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ نے پھر ارشاد فرمایا: مزید پڑھئے! آپ نے پھر پڑھا تو امام

مالک کو بہت اچھا لگا۔ پھر آپ نے امام مالک کے ہاں پوری مؤطّا پڑھی اور جب دوبارہ حاضرِ خدمت ہوئے تو امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو تمہیں پڑھائے۔ تو حضرت امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے عرض کی: حضور! میں چاہتا ہوں کہ آپ خود مجھ سے سُنیں، اگر اچھا نہ پڑھ سکوں تو کوئی پڑھانے والا تلاش کرلوں گا۔ امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: اچھا! ٹھیک ہے، پڑھئے! تو حضرت امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے پوری مؤطّا شریف زبانی سُنادی۔ آپ فرماتے ہیں: اس پر امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھے دُعادیتے ہوئے نہایت خوشی کا اظہار فرمایا۔

(حلیۃ الاولیاء، 9/78، حدیث: 13177، 13178، 13180، بتغیر)

اللہ ربُّ العزت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

امام مالک پر حضور کا کَرَم

حضرت عبد العزیز بن محمد دَرَاوَرْدِی رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: میں مسجدِ نبوی میں ریاضُ الجنّۃ (یعنی جنت کی کیاری) میں آرام کر رہا تھا کہ مجھے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہُ عنہما کے ساتھ اپنے مزارِ پُر اَنوار سے باہر تشریف لائے۔ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! آپ کہاں سے تشریف لا رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: مالک کے لئے سیدھی راہ قائم کر رہا ہوں۔ بیدار ہو کر جب میں امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ مؤطّا شریف کو ترتیب دے رہے تھے، میں نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو اِس خواب کے بارے میں بتایا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ رو پڑے۔

(ترتیب المدارک وتقریب المسالک، 2/70)

حدیث کا ادب

امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس جب لوگ کچھ پوچھنے کے لیے آتے تو خادِمہ آپ کے مکانِ عالیشان سے نکل کر پوچھتی کہ حدیث پوچھنے کے لئے آئے ہو یا شرعی مسئلہ؟ اگر وہ کہتے کہ شرعی مسئلہ معلوم کرنے کے لیے آئے ہیں تو امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ فوراً باہر تشریف لے آتے۔" اور اگر وہ کہتے کہ حدیث شریف سننے کے لیے آئے ہیں، تو آپ پہلے غسل فرما کر عمدہ لباس (Elegant dress) پہنتے، خوشبو لگاتے، عمامہ شریف باندھتے پھر اپنے سر پر چادر اُوڑھ لیتے۔ آپ کے لیے تخت بچھایا جاتا، جس پر آپ انتہائی عاجزی واِنکساری کے ساتھ بیٹھ کر حدیث شریف بیان فرماتے اور شُروعِ مجلس سے آخر تک خُوشبو سُلگائی جاتی اور یہ تخت صِرف حدیث شریف بیان کرنے کے لیے مخصوص کیا گیا تھا، جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ حدیثِ رسول کی خُوب تعظیم کروں۔ (الشفاء، 2/ 45)

امام مالک کا قبر میں مدد کرنا

امام عبد الوہاب شَعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے استاذ شیخُ الاسلام امام ناصِرُ الدّین لَقانی مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ کا جب انتِقال ہوا (تو) بعض نیک لوگوں نے اُنہیں خواب میں دیکھا، پُوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ کہا: جب مُنکَر نَکیر نے مجھے سُوال کے لئے بٹھایا تو امام مالک (رحمۃُ اللہِ علیہ) تشریف لائے اور اُن (یعنی مُنکَر نَکیر) سے اِرشاد فرمایا: (کیا) ایسا شخص (یعنی اتنا زبردست عالِمِ دین) بھی اِس (بات) کی حاجت رکھتا ہے کہ اس سے خدا اور رسول پر ایمان کے بارے میں سُوال کیا جائے! الگ ہو (جایئے) اس کے پاس سے۔ (امامِ مالک کے) یہ فرماتے ہی نکیرَین مجھ سے الگ ہو گئے۔ جب مشائخِ کرام صُوفیہ

رحمۃُ اللہِ علیہم سختی کے وقت دنیا و آخِرت میں اپنی پیروی کرنے والوں (Followers) اور مُریدوں کا لحاظ رکھتے ہیں تو اُن ائمۂ مذاہب کا کیا کہنا جو زمین کی میخیں ہیں، دین کے سُتون ہیں اور شارِع (یعنی حضور) صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت پر اُس کے اَمین ہیں رضی اللہُ عنہم اَجمعین۔ (میزان الکبری، الجزء الاول، ص65)

مشہور عاشِقِ رسول امام مالک کی 12 حکایات

﴿1﴾ مدینے میں ننگے پاؤں

کروڑوں مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ زبردست عاشِقِ رسول تھے، آپ مدینۂ پاک کی گلیوں میں ننگے پیر چلا کرتے تھے۔
(طبقات الکبری للشعرانی، الجزء الاول، ص76)

﴿2﴾ ہر رات دیدارِ سرورِ کائنات

حضرت مُثَنّٰی بن سعید رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے: حضرتِ امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے تھے، کوئی رات ایسی نہیں گزری جس میں مجھے تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت نہ ہوئی ہو۔ (حلیۃ الاولیاء 6/346)

مِٹ جائے یہ خودی تو وہ جلوہ کہاں نہیں
دَرْدا میں آپ اپنی نظر کا حجاب ہوں
(حدائقِ بخشش، ص91)

﴿3﴾ مدینے میں سُواری سے پرہیز

حضرتِ امام شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے مدینۂ منوَّرہ شریف میں حضرت امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ کے دروازے پر خُراسان یا مِصر کے گھوڑے بندھے دیکھے جو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو بطورِ ہدِیَّہ (GIFT) پیش کئے گئے تھے، اِس قدَر اعلیٰ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ چُنانچِہ، میں نے عرض کی: یہ گھوڑے کتنے عمدہ ہیں! فرمایا: میں یہ سب آپ کو

تحفے میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا اپنے لئے تو رکھ لیجئے۔ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے رَونْدُوں جس میں اُس کے پیارے پیغمبر، مدینے کے تاجور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم موجود ہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا روضۂ انور ہے۔ (احیاء العلوم 1/48 ملخصا، الروض الفائق، ص217)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافِل ذرا تو جاگ　　او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص217)

﴿4﴾ ذکرِ نبی کے وقت رنگ بدل جاتا

حضرت مُصْعَب بن عبد اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ کے عشقِ رسول کا عالَم یہ تھا کہ جب اُن کے سامنے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذِکْر کیا جاتا تو اُن کے چہرے کا رنگ بدل جاتا اور وہ ذِکرِ مصطفٰے کی تعظیم کے لئے خوب جھک جاتے۔ ایک دن آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اگر تم وہ دیکھتے جو میں دیکھتا ہوں تو اِس بارے میں سُوال نہ کرتے۔ (الشفاء، 2/41-42)

جان ہے عشقِ مصطفٰے روز فزوں کرے خدا　　جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اُٹھائے کیوں

(حدائقِ بخشش، ص94)

﴿5﴾ درسِ حدیثِ پاک کا انداز

حضرت امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ (نے 17 برس کی عمر میں درسِ حدیث دینا شروع کیا) جب احادیثِ مبارکہ سنانی ہوتی، چَوکی (مَسنَد) بچھائی جاتی اور آپ عُمدہ لباس زیبِ تن فرما کر خوشبو لگا کر نہایت عاجِزی کے ساتھ اپنے حُجرۂ مبارکہ سے باہَر تشریف لا کر اُس پر باادب بیٹھتے (درسِ حدیث کے دوران کبھی پہلو نہ بدلتے) اور جب تک اُس مجلس میں حدیثیں پڑھی

جاتیں انگیٹھی میں عُود ولُوبان سلگتا رہتا۔(بستان المحدثین ص19 ملخصا)

عنبر زمیں عَبِیر ہوا مُشک تَر غُبار! ادنیٰ سی یہ شناخت تِری رَہ گزر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص225)

﴾6﴿ بچھُّو نے 16 ڈنک مارے مگر درسِ حدیث جاری رکھا

حضرت عبداللہ بن مبارَک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبداللہ امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ درسِ حدیث دے رہے تھے کہ بچھو نے آپ کو 16 مرتبہ ڈنک مارے۔درد کی شِدَّت سے چہرۂ مبارَک زَرْد(یعنی پیلا) پڑ گیا مگر درسِ حدیث جاری رکھا۔(اور پہلو تک نہ بدلا)جب درس خَتْم ہوا اور لوگ چلے گئے تو میں نے عرض کی:اے ابو عبداللہ! آج میں نے آپ میں ایک عجیب بات دیکھی! آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا:ہاں! مگر میں نے حدیثِ رسول کی تعظیم کی بنا پر صَبْر کیا۔(الشفاء،2/46)

ایسا گُما دے اُن کی وِلا میں خدا ہمیں ڈھونڈھا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

(حدائقِ بخشش، ص130)

﴾7﴿ احادیث کے اَوراق پانی میں ڈالدیئے مگر

عاشقِ مدینہ حضرت امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ نے سب سے پہلے فنِّ حدیث کی باقاعدہ کتاب مُرتَّب فرمائی جو کہ مُؤطّا امام مالِک کے نام سے مشہور ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ خُلوص کے پیکر تھے۔چُنانچِہ حضرتِ شیخ محمد بن عبدُالباقی زُرْقانی رحمۃُ اللہِ علیہ نَقْل کرتے ہیں:امام مالِک جب ''مُؤطّا''کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنے اخلاص کو آزمانے کے لئے مُؤطّا کے مُسَوَّدے کے تمام اَوراق (Papers)پانی میں ڈال دیئے اور فرمایا:اگر ان میں سے ایک وَرَق بھی بھیگ گیا تو مجھے اِس کی کوئی حاجت نہیں

ہے۔ لیکن (یہ حضرت امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ کی صِدْقِ نیّت اور اِخلاص کا ثَمرہ تھا کہ) ایک وَرَق بھی نہ بھیگا۔ (شرح الزرقانی علی المؤطاء، 1/ 36 ملخصا)

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر　　قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یاربّ

(وسائلِ بخشش، ص 93)

﴾8﴿ عشقِ رسول میں رونے والے محدِّث کی قدر دانی

حضرتِ امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی نے (آپ کے استاذِ محترم) حضرت ایّوب سَخْتِیَانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: میں جن حضرات سے احادیثِ مبارَکہ روایت کرتا ہوں وہ اُن سب میں افضل ہیں، میں نے انہیں دو مرتبہ سفرِ حج میں دیکھا کہ جب ان کے سامنے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکرِ انور ہوتا تو وہ اتنا روتے کہ مجھے ان پر رحم آنے لگتا۔ جب میں نے تعظیمِ مُصطفٰے اور عشقِ رسول کا یہ عالَم دیکھا تو مُتَأَثِّر ہو کر ان سے حدیث روایت کرنا شُروع کی۔ (الشفاء، 2/ 41 ملخصا)

یادِ نبیِّ پاک میں روئے جو عمر بھر　　مولیٰ مجھے تلاش اُسی چشمِ تَر کی ہے

﴾9﴿ خاکِ مدینہ کی توہین کرنے والے کیلئے سزا

حضرت امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ نے مدینے کی مِٹّی (یعنی زمین) کو خراب کہنے والے کے بارے میں فتویٰ دیا کہ اِس گستاخ کو تیس دُرّے لگائے جائیں اور قید میں ڈال دیا جائے۔ (الشفاء، 2/ 57)

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سیّدِ عالَم　　اُس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا

(حدائقِ بخشش، ص 32)

﴾10﴿ قضائے حاجت کے لئے حرم سے باہَر جایا کرتے

حضرتِ امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ نے (تعظیمِ مدینہ کی خاطِر) مدینہ شریف میں کبھی بھی

قَضائے حاجت نہیں کی،اس کیلئے ہمیشہ حرمِ مدینہ سے باہَر تشریف لے جاتے تھے، البتّہ حالتِ مَرَض میں مجبور تھے۔(بستان المحدثین،ص19)

اے خاکِ مدینہ تُو ہی بتا کس طرح پاؤں رکھوں یہاں
تُو خاکِ پا سرکار کی ہے آنکھوں سے لگائی جاتی ہے

﴿11﴾ مسجدِ نبوی میں آواز دھیمی رکھو

حضرتِ امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ سے مسجدِ نبوی شریف میں گفتگو کے دَوران خلیفہ ابو جعفر نے آواز بُلند کی تو آپ نے اُس سے ارشاد فرمایا: اے خلیفہ! اِس مسجد میں آواز بلند مت کرو، اللہ پاک نے بار گاہِ رسالت میں آوازیں دھیمی رکھنے والوں کی مَدح (یعنی تعریف) فرمائی ہے، چُنانچِہ پارہ 26 سورۃُ الحُجُرات کی تیسری آیتِ مبارکہ میں فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝۳ (پ26،الحجرات:3)

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو اپنی آوازیں پَست کرتے ہیں رسولُ اللہ کے پاس، وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کے لئے پَرَکھ لیا ہے ان کے لئے بَخشِش اور بڑا ثواب ہے۔

جبکہ آوازیں بُلند کرنے والوں کی ان الفاظ میں مَذَمّت بیان فرمائی ہے، چُنانچِہ اسی سورت کی چوتھی آیتِ کریمہ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝۴ (پ26،الحجرات:4)

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو تمہیں حُجروں کے باہَر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔

تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عزّت و حُرمت یقیناً آج بھی اُسی طرح ہے جس طرح حیاتِ ظاہِری میں تھی۔ امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کی اس گفتگو سے ابو جعفر خاموش ہو گیا۔(الشفاء،2/41)

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے　　کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص226)

﴿12﴾ روضۂ رسول کی طرف منہ کرکے دُعا مانگو

حضرتِ امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ سے خلیفہ ابو جعفر منصور نے دریافت کیا کہ میں (روضۂ انور پر حاضِری کے موقَع پر) قبلے کی طرف مُنہ کرکے دُعا مانگوں یا نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف رُخ رکھوں؟ حضرت امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے تم کیونکر منہ پھیر سکتے ہو؟ حضور تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو بروزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں تمہارے اور تمہارے والدِ گرامی حضرتِ آدم صَفِیُّ اللہ کیلئے بھی وسیلہ ہیں، تم نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کی طرف منہ کرکے شَفاعت کی بھیک مانگو، اللہ پاک اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شفاعت ضرور قبول فرمائے گا، اللہ ربُّ العِباد خود ہی ارشاد فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾ (پ5، النساء:64)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حُضور حاضِر ہوں اور پھر اللہ سے مُعافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بَہُت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

(الشفاء،2/41)

مجرِم بلائے آئے ہیں "جَاءُوْكَ" ہے گواہ　　　پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

(حدائقِ بخشش، 205)

آدمی کا نسب ہی اس کا مکان ہے

حضرت امام مالک بن انس رحمۃُ اللہِ علیہ دُنیا سے بہت زیادہ بے رغبت رہتے اور امورِ آخرت میں غور و فکر کرتے رہتے تھے۔ حصولِ علم میں بہت کوشاں رہتے اور مؤمنین کی خیر خواہی کرتے تھے۔ خلیفۃُ المسلمین مہدی نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا: کیا آپ کا کوئی مکان ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: نہیں۔ لیکن میں آپ کو ایک حدیثِ پاک سناتا ہوں، میں نے حضرت ربیعہ بن ابی عبد الرحمن رضی اللہُ عنہ کو فرماتے سنا: آدمی کا نسب ہی اس کا مکان ہے۔ (احیاء العلوم، 1 / 47)

جس سے ہو سکے وہ مدینے شریف میں مرے

حضرت عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا یعنی جو مدینے میں مر سکے وہ وَہیں مرے کیونکہ میں مدینے میں مرنے والوں کی شَفاعت کروں گا۔ (ترمذی، 5 / 483، حدیث: 3943)

مشہور مُفَسِّر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہ بِشارت اور ہِدایت سارے مسلمانوں کو ہے نہ کہ صِرف مُہاجِرین کو یعنی جس مسلمان کی نیّت مدینۂ پاک میں مرنے کی ہو وہ کوشِش بھی وہاں ہی مرنے کی کرے کہ خدا نصیب کرے تو وہاں ہی قِیام کرے خُصُوصاً بُڑھاپے میں اور بِلا ضَرورت مدینۂ پاک سے باہَر نہ جائے کہ موت و دفن وہاں کا ہی نصیب ہو، حضرتِ عمر رضی اللہُ عنہ

دعا کرتے تھے کہ ”مولا! مجھے اپنے محبوب کے شہر میں شہادت کی موت دے۔“ آپ کی دعا ایسی قَبول ہوئی کہ سبحان اللہ! فجر کی نماز، مسجدِ نبوی، محرابُ النَّبی، مُصلّٰی نبی اور وہاں شہادت۔ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ تیس چالیس سال سے مدینۂ مُنوَّرہ میں ہیں، حُدودِ مدینہ بلکہ شہرِ مدینہ سے بھی باہَر نہیں جاتے اِسی خطرے سے کہ موت باہَر نہ آجائے، حضرتِ امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ کا بھی یہ ہی دستور رہا۔(مر آۃ المناجیح،4/222)

مدینے میں وفات، بوقتِ رخصت نیکی کی دعوت

امامِ مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ کی وفات 179 ہجری کے ماہِ صَفَرُ الْمُظفَّر یا ربیعُ الْاَوَّل شریف کی 10 یا 11 یا 14 تاریخ کو مدینۂ منوَّرہ میں ہوئی اور جنَّتُ البقیع میں دفن ہوئے۔(سیر اعلام النبلاء،7/434-435) بوقتِ رِحلَت آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے نیکی کی دعوت دی۔ یحییٰ بن یحییٰ مَصْمُوْدِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رَبِیْعہ نے فرمایا: میرے نزدیک کسی شخص کو نَماز کے مسائل بتانا روئے زمین کی تمام دولت صَدَقہ کرنے سے بہتر ہے اور کسی شخص کی دینی اُلجھن دُور کر دینا سو حج کرنے سے افضل ہے۔ نیز ابنِ شَہاب زُہری رحمۃُ اللہِ علیہ کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے فرمایا: میرے نزدیک کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سو غَزوات میں جِہاد کرنے سے بہتر ہے۔ یحییٰ بن یحییٰ رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: اس گفتگو کے بعد امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ نے کوئی بات نہیں کی اور اپنی جان جانِ آفریں کے سِپُرد کر دی۔(بستان المحدثین، ص38،39) اللہ رَبُّ العِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند　　سیدھی سڑک یہ شہرِ شَفاعت نگر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص222)

جہنّم سے نَجات کی بشارت

حضرت ابنِ قاسم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت امام مالک بن انس رحمۃُ اللہِ علیہ کے مرضِ وصال میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت ابنِ دَرَاوَرْدِی حاضر ہوئے اور عرض کی: اے ابو عبد اللہ! گذشتہ رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے، کیا آپ سننا پسند فرمائیں گے؟ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: سنائیے۔ انہوں نے خواب بیان کرتے ہوئے کہا: میں نے سفید لباس میں ملبوس ایک آدمی دیکھا جو آسمان سے اُترا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ایسا رجسٹر تھا جو زمین وآسمان کے درمیان پھیلا ہوا تھا۔ اس نے تین مرتبہ کہا: هٰذَا بَرَاءَةٌ لِمَالِكٍ مِّنَ النَّارِ یعنی یہ حضرت امام مالک بن انس رحمۃُ اللہِ علیہ کے لئے دوزخ سے براءَت نامہ ہے۔ ابھی یہ گفتگو چل ہی رہی تھی کہ خلیفہ کا قاصد حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اے ابو عبد اللہ! مسجدِ نبوی شریف کے مؤذن نے گذشتہ رات ایک خواب دیکھا ہے جو میں نے اس سے سنا ہے۔ چنانچہ اس نے بھی پہلے خواب کی مثل خواب سنایا۔ اس پر حضرت امام مالک بن انس رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: اللہ ہی حقیقی مدد گار ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (الروض الفائق، ص217، حکایتیں اور نصیحتیں، ص422)

حضرت یونس بن عبدُ الاَعلیٰ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت بِشر بن بکر رحمۃُ اللہِ علیہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے حضرت امام اَوزاعی رحمۃُ اللہِ علیہ کو علماءِ کرام کے ایک گروہ کے ساتھ جنت میں دیکھ کر پوچھا: حضرت امام مالک بن انس رحمۃُ اللہِ علیہ کہاں ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: ان کے درجات بہت بلند ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ کیسے؟

جواب ملا: اُن کی سچائی کی بدولت۔ (التمہید لابن عبد البر، 1/56)

ایک کلمے کے سبب بخشش

کسی نیک بزرگ رحمۃُ اللهِ علیہ نے حضرت امام مالک بن انس رحمۃُ اللهِ علیہ کو بعدِ وصال خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ" یعنی اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ ارشاد فرمایا: اس نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا: کس سبب سے؟ فرمایا: ایک کلمہ کے سبب جو میں نے امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رضی اللهُ عنہ کے متعلق کسی سے سنا تھا کہ جب آپ رضی اللهُ عنہ کسی مردے کو دیکھتے تو پڑھتے: اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ، سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ یعنی وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ آپ زندہ ہے، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، پاک ہے وہ ذات جو خود زندہ ہے کہ اسے کبھی موت نہیں۔ تو میں بھی اپنی زندگی میں جب کسی مردے کو دیکھتا تو ہمیشہ یہ کلمہ پڑھا کرتا جس کی برکت سے اللہ پاک نے مجھے جنت میں داخل فرمادیا۔

(ترتیب المدارک وتقریب المسالک، باب ذکر وفاۃ مالک، 1/149)

آپ رضی اللهُ عنہ کی تجہیز و تکفین

آپ رحمۃُ اللهِ علیہ نے وصیت فرمائی کہ مجھے میرے اپنے کپڑوں میں ہی کفن دیا جائے اور جنازہ گاہ میں نمازِ جنازہ ادا کی جائے۔ آپ رحمۃُ اللهِ علیہ کی نمازِ جنازہ کثیر لوگوں نے ادا کی جن میں حضرت ابنِ عیاش، حضرت ہاشم، حضرت ابنِ کنانہ، حضرت شعبہ بن داؤد، آپ کے کاتب حضرت حبیب اور ان کے بیٹے رحمۃُ اللهِ علیہم جیسی شخصیات بھی شامل تھیں۔ کئی لوگ آپ رحمۃُ اللهِ علیہ کی قبر مبارک میں بھی اترے۔

(التمہید لابن عبد البر، 1/67، الروض الفائق، ص217)

آپ کے وصال پر اہلِ عراق کا صدمہ

جب حضرت امام مالک بن انس رحمۃُ اللہِ علیہ کے وصال کی خبر عراق پہنچی تو گویا عراق کی سرزمین لرزنے لگی۔ وہاں کے لوگوں کو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی وفات پر بہت صدمہ پہنچا۔ ایک آدمی نے حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے عرض کی: اے ابو محمد! ایک شخص کی خواہش ہے کہ وہ کسی ایسے عالم سے مسئلہ دریافت کرے جو اس کے اور اللہ کے درمیان دلیل ہو تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: ایسے عالم تو حضرت امام مالک بن انس رحمۃُ اللہِ علیہ ہی ہیں کہ جنہیں آدمی اپنے اور اللہ پاک کے درمیان دلیل بنا سکتا ہے۔ لیکن جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو بتایا گیا کہ وہ تو وصال فرما چکے ہیں تو بصد حسرت وافسوس کہنے لگے: ہائے! اچھے لوگ دنیا سے چلے گئے۔ (الروض الفائق، ص218، حکایتیں اور نصیحتیں، ص424)

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سرِکار کی دُعا

رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دعا فرمائی: یا اللہ! جتنی برکتیں تو نے مکے میں رکھی ہیں اس سے دُگنی مدینے میں رکھ دے۔

(بخاری، 1/620، حدیث: 1885)

978-969-722-049-6
01082195

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net